سورة آل عمران

آیات ۴۵ - ۵۰

إِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى
ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ ﴿٤٥﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي
الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَتْ رَبِّ أَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ
بَشَرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۭ إِذَا قَضٰٓى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُوْلُ لَهُ كُنْ
فَيَكُوْنُ ﴿٤٧﴾ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْإِنْجِيْلَ ۚ ﴿٤٨﴾ وَرَسُوْلًا إِلٰى
بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ ۙ ٥ أَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ أَنِّيْٓ أَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ
كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَ
أُحْيِ الْمَوْتٰى بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ إِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ ﴿٤٩﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ
وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ قف فَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَأَطِيْعُوْنِ ﴿٥٠﴾

آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد
اور تنظیمی ہدایات
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب
1
آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ
سے خطاب کی تمہید
اور اسلام کی دعوت
2
آیت
33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست
خطاب - (۹ ہجری میں)
قصہ مریمؑ اور زکریاؑ
عقیدۂ تثلیث کا ابطال
3
آیت
64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے
شر سے آگاہ اور خبردار کیا
گیا ہے
4
آیت
102- 120
مسلم امہ سے خطاب
عمومی، اصولی اور تنظیمی
ہدایات
5
آیت
121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد
کی سنگین صورتحال پر
تبصرہ اور ہدایات
6
آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ - جب کہا فرشتوں نے

يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ - اے مریم بیشک اللہ

يُبَشِّرُكِ - بشارت دیتا ہے آپ کو

بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ - ایک فرمان کی اپنی طرف سے

مسیح۔ عیسیٰؑ کا لقب (عبرانی لفظ مسیحا کا معرب) معنی۔ نجات دہندہ..

اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ - اس کا نام مسیحؑ ہے جو عیسیٰ ابن مریم ہیں

عیسیٰ۔ عبرانی لفظ یسوع کا معرب)

ابن مریم ۔آپؑ کی کنیت

وَجِيْهًا - بلند رتبہ ہوں گے

وَجِيْه ۔ صاحبِ وجاہت، سردار، اعلیٰ مرتبے والا، خوش شکل

اردو میں۔ وجہ (چہرہ)، وجوہ، وجیہ، جاہ، توجیہہ، جہت، وجاہت

وَجِيهًا فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ وَمِنَ الۡمُقَرَّبِيۡنَۙ ﴿۴۵﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الۡمَهۡدِ وَكَهۡلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۴۶﴾

فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ - دنیا میں اور آخرت میں

وَمِنَ الۡمُقَرَّبِيۡنَ - اور مقربین میں سے (وہ ہوں گے)

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ - اور وہ کلام کریں گے لوگوں سے

فِى الۡمَهۡدِ - گہوارے میں

مَهَدَ يَمۡهَدُ ، مَهۡدًا بچھانا، پھیلانا، کھولنا، برابر کرنا، تیار کرنا

مھد / مھاد بچھونا، گود، جھولا، پنگھوڑا، ٹھکانہ

وَكَهۡلًا - اور ادھیڑ عمر ہوتے ہوئے (ك ھ ل) کھل - بڑی عمر، بڑھاپا

کھولت - ۴۰ برس کے بعد کی عمر

اردو میں : کھولت (بڑھاپا)، کاہل، کاہلی (کی بڑھاپے میں انسان سست ہو جاتا ہے

وَّمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ - اور صالحین میں سے (وہ ہوں گے)

إِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى
ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٤٥﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي
الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِينَ ﴿٤٦﴾

اور جب فرشتوں نے کہا، "اے مریمؑ! اللہ تجھے اپنے ایک فرمان کی خوش
خبری دیتا ہے اُس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا، دنیا اور آخرت میں معزز ہوگا،
اللہ کے مقرب بندوں میں شمار کیا جائے گا، لوگوں سے گہوارے میں بھی کلام
کرے گا اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی، اور وہ ایک مرد صالح ہوگا"

Behold! the angels said: "O Mary! Allah giveth thee glad tidings of a Word from Him: his name will be Christ Jesus, the son of Mary, held in honour in this world and the Hereafter and of (the company of) those nearest to Allah; "He shall speak to the people in childhood and in maturity. And he shall be (of the company) of the righteous."

محمد اقبال

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ

سورۃ آل عمران کے اہم مرکزی مضمون مضمون - نصاریٰ کے غلط عقائد کے مباحث

- اس آیت کریمہ سے نصاریٰ کے غلط عقائد اور ان کی اصلاح کا آغاز
- ان عقائد کی غلط بنیاد - حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں غلط تصور پر، اس لیے ان غلط عقائد کی اصلاح کا آغاز بھی آپ علیہ السلام کے کردار کو واضح کرکے کیا گیا ہے
- اس سے پہلے اس بات کی تمہید کے طور پر ان کو اور ان کے خاندان کو سلسلۂ انبیاء میں شمار کروا کر ان کی اصل حیثیت کو واضح کیا گیا
- پھر آپؑ پر غیر معمولی نوازشات کا آغاز آپؑ کی والدہ ماجدہ سے ہی ہو گیا تھا، پھر مریمؑ کے کفیل اور مربی زکریا علیہ السلام کی دعا، قبولیت اور یحییٰ علیہ السلام کی غیر معمولی ولادت کو تفصیل سے بیان فرما کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے واقعات کو سمجھنے کے لیے ایک بنیاد فراہم کی گئ
- فرشتوں کا مریمؑ کے ساتھ گفتگو اور انھیں عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت دینا — غیر معمولی التفات
- بیٹے کی بجائے کلمے کے لفظ سے بشارت - (پھر تصریح کہ اس کا نام عیسیٰ ہوگا)- اسلوب کی حکمت

اِذۡ قَالَتِ الۡمَلٰٓٮِٕكَةُ يٰمَرۡيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنۡهُ ۖ اسۡمُهُ الۡمَسِيۡحُ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ وَجِيۡهًا فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ

- **اللہ کا کلمہ** - کَلِمَۃٌ پر تنوین - تنکیر (نکرہ) کے لیے، کہ آپ کی پیدائش اللہ کے کلمہ کُن سے ہوئی لیکن اس کی تنکیر سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف عیسیٰ علیہ السلام ہی اس صفت کے حامل نہیں بلکہ اس شرف سے اور مخلوقات بھی مشرف ہو چکی ہیں
- آپ علیہ السلام کی وجہِ اختصاص بھی بتا دی- آپ کے لقب، آپ کے نام اور آپ کی کنیت بتا کر
- والدہ کے نام کی نسبت اللہ نے خود دی ہے، اس بات کا اعلان کہ باپ کے بغیر اللہ کی قدرتِ خاص سے تولد ہوئے
- آپ دنیا اور آخرت میں ذی وجاہت اور عزت والے ہوں گے، دنیا آپ کے خیالات سے تو اختلاف کرے گی، آپ پر ایمان لانے سے انکار بھی ہوگا لیکن آپ کی عزت و حرمت کو کبھی چیلنج نہ کر سکے گی
- آپ نے ۱۲ سال کی عمر میں جب ہیکل میں پہلی بار تعلیم دی تو فقیہ، فریسی سردار کاہن اور ہیکل کا عملہ آپ کی تعلیم کی حکمت و معرفت، کلام کی بلاغت اور لب و لہجہ کی عظمت و جلالت پر دم بخود رہ گیا
- آپ چونکہ جوانی (۳۳ سال) کی عمر میں ہی اٹھا لیے گئے اس لیے آپ کا ادھیڑ عمر یا بڑھاپے کی عمر میں لوگوں سے باتیں کرنا ابھی باقی ہے اور وہ تب ہو گا جب آپ دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے

قَالَتۡ رَبِّ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ وَلَدٌ وَّلَمۡ يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ‌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ‌ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ

قَالَتۡ رَبِّ - (مریم نے) کہا اے میرے ربّ

اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ وَلَدٌ - کہاں سے ہوگا میرے لیے کوئی لڑکا

وَّلَمۡ يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ - اور نہیں چھوا مجھے کسی بشر نے

قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ - (فرشتے نے) کہا اسی طرح ہی ہے اللہ

يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ - پیدا کرتا ہے اس کو جس کو وہ چاہتا ہے

اِذَا قَضٰٓى اَمۡرًا - جب وہ فیصلہ کرتا ہے کسی کام کا

فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ - تو بس وہ کہتا ہے اسے

كُنۡ فَيَكُوۡنُ - تو ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾

یہ سن کر مریمؑ بولی، "پروردگار! میرے ہاں بچہ کہاں سے ہوگا، مجھے تو کسی شخص نے ہاتھ تک نہیں لگایا" جواب ملا، "ایسا ہی ہوگا، اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے وہ جب کسی کام کے کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے تو بس کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے"

She said: "O my Lord! How shall I have a son when no man hath touched me?" He said: "Even so: Allah creates what He wills: When He hath decreed a plan, He but says to it, 'Be,' and it is!

محمد اقبال

قَالَتۡ رَبِّ اَنّٰی یَکُوۡنُ لِیۡ وَلَدٌ وَّلَمۡ یَمۡسَسۡنِیۡ بَشَرٌ ؕ قَالَ کَذٰلِکِ اللّٰہُ یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰۤی اَمۡرًا فَاِنَّمَا یَقُوۡلُ

حضرت مریم علیہ السلام کا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت پر حیرت و تعجب کا اظہار

- کہ میں ایک پاکباز لڑکی ہوں اور غیر شادی شدہ، تخلیق کا عمل تو لڑکی لڑکے کے اتصال سے ہوتا ہے میں چونکہ ایسے ہر طرح کے تعلق سے بری اور پاک ہوں تو میرے یہاں لڑکا پیدا ہونے کا کیا سوال؟
- یہاں حیرانگی کے علاوہ (لفظ اَنّٰی میں) کیفیت کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔
- یہ بعینہٖ ویسا ہی سوال ہے جیسا حضرت زکریا علیہ السلام نے کیا تھا کہ میں پیر فرتوت اور میری بیوی بانجھ ہے۔ ہم دونوں اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں تو ہم سے اولاد کیسے ہوگی؟
- تو یہاں بھی وہی جواب، اور شاہانہ انداز میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کا ظہور صرف اللہ کی قدرت کا مرہون منت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہوتی
- اللہ تعالیٰ کی مشیت کا کائنات میں نافذ ہونا اس کے ارادوں کے بلاچون وچرا پورا ہونے کی علامت ہے
- کائنات کے طبعی اسباب و عوامل پر خداوند عالم کی مشیت کی حکمرانی ہے
- جس چیز کے متعلق خدا کا ارادہ ہو جائے جوں ہی اسے کہے ہو جا وہ ہو جاتی ہے

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾

وَيُعَلِّمُهُ - اور وہ علم دے گا اس کو

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ - کتاب کا اور حکمت کا

وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ - اور تورات کا اور انجیل کا

(فرشتوں نے پھر سلسلۂ کلام میں کہا) "اور اللہ اُسے کتاب اور حکمت کی تعلیم دے گا، تورات اور انجیل کا علم سکھائے گا

She said: "O my Lord! How shall I have a son when no man has touched me?" He said: "Even so: Allah creates what He wills: When He has decreed a plan, He but says to it, 'Be,' and it is!

وَ يُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ ۚ﴿۴۸﴾

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کی غرض وغایت

- اللہ تعالیٰ حضرت مسیح علیہ السلام کو کتاب کی تعلیم دے گا اور حکمت سے آشنا کرے گا
- اس کی تفصیل بھی ساتھ بتادی، اللہ جس کتاب کی تعلیم دے گا وہ کتاب " تورات " ہوگی اور جو حکمت سکھائے گا اسے انجیل کی شکل میں نازل فرمائے گا۔
- تورات وانجیل کی حکمت بھی سکھائے گا (تورات میں صرف احکام تھے، حکمت نہیں تھی اور انجیل میں صرف حکمت ہے، احکام نہیں ہیں۔
- عیسیٰ علیہ السلام کو نئی شریعت عطا نہیں کی گئی بلکہ آپ کو تورات کی شریعت کا متبع اور اس کا داعی بنا کر بھیجا گیا، آپ نے واضح طور پر فرمایا میں کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آیا بلکہ میری شریعت توراۃ کی شریعت ہے۔ میں اسی کی دعوت دیتا ہوں، میرا دائرہ کار اور دائرہ تبلیغ صرف بنی اسرائیل کے لوگ ہیں۔ میں انہی کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں حتیٰ کہ اپنے حواریوں کو صاف صاف لفظوں میں فرمایا کہ " میں صرف بنی اسرائیل کی کھوئی بھیڑوں کی تلاش میں آیا ہوں۔ دیکھو ! تم کسی غیر بنی اسرائیل کے پاس میرا پیغام لے کر مت جانا۔

وَ رَسُوۡلًا اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ۬ۙ اَنِّیۡ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ بِاٰیَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ ۙ اَنِّیۡۤ اَخۡلُقُ لَکُمۡ مِّنَ الطِّیۡنِ کَہَیۡـَٔۃِ الطَّیۡرِ

وَ رَسُوۡلًا - اور (وہ ہوں گے) ایک رسول

اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ - بنو اسرائیل کی طرف

اَنِّیۡ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ - (وہ کہیں گے) کہ میں آیا ہوں تمہارے پاس

بِاٰیَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ - ایک نشانی کے ساتھ تمہارے رب (کی طرف) سے

اَنِّیۡۤ اَخۡلُقُ - کہ میں بناتا ہوں

لَکُمۡ مِّنَ الطِّیۡنِ - تمہارے لیے گارے سے

کَہَیۡـَٔۃِ الطَّیۡرِ - پرندوں کی شکل جیسا

فَاَنۡفُخُ فِیۡہِ - پھر میں پھونکتا ہوں اس میں

هَيْئَة کسی چیز کی ابتدائی شکل و صورت
(حالت، کیفیت، شکل و صورت)

نَفَخَ يَنْفُخُ ، نَفْخًا پھونک مارنا، پھونکنا

فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ

فَيَكُوْنُ - تو وہ ہو جاتا ہے

طَيْرًا - ایک پرندہ

بِاِذْنِ اللّٰهِ -اللہ کی اجازت سے

وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ -اور میں شفا دیتا ہوں پیدائشی اندھے کو

وَالْاَبْرَصَ - اور کوڑھی کو (Leper)

أَبرأَ يُبْرِئُ ، إِبْرَاءً (IV)

اچھا کرنا، آزاد کرنا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ، وَالْجُنُونِ، وَالْجُذَامِ، وَمِنْ سَيِّئِ الأَسْقَامِ - (أبو داود)

اے اللہ، میں تجھ سے برص، جنون، جذام اور تمام بری بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں

وَاُحْيِ الْمَوْتٰى - اور میں زندہ کرتا ہوں مردوں کو

بِاِذْنِ اللّٰهِ - اللہ کی اجازت سے

وَ اُنَبِّئُكُمۡ بِمَا تَاۡكُلُوۡنَ وَ مَا تَدَّخِرُوۡنَ ۙ فِىۡ بُيُوۡتِكُمۡ‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ‌ۚ ﴿۴۹﴾

وَ اُنَبِّئُكُمۡ ۔اور تمہیں بتاتا ہوں جو

بِمَا تَاۡكُلُوۡنَ ۔جو تم کھاتے ہو

وَ مَا تَدَّخِرُوۡنَ ۔ اور وہ جو تم ذخیرہ کرتے ہو

فِىۡ بُيُوۡتِكُمۡ ۔ اپنے گھروں میں

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ ۔ بیشک اس میں

لَاٰيَةً لَّـكُمۡ ۔ ایک نشانی ہے تمہارے لیے

اِنۡ كُنۡتُمۡ ۔ اگر تم ہو

مُّؤۡمِنِيۡنَ ۔ ایمان لانے والے

ذ خ ر سے باب افتعال

اِذْتَخَرَ يَذْتَخِرُ اہتمام سے ذخیرہ کرنا

یہ اصلاً تَذْتَخِرُوْنَ تھا، پھر قاعدے کے مطابق افتعال کی تا کو ذ میں تبدیل کر کے ادغام کیا تو تَذَّخِرُوْنَ ہوا
قرآن میں تشدید کا یہ ذ اکثر د میں بدل جاتا ہے یوں تَدَّخِرُوْنَ ہوا

وَ رَسُوۡلًا اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ۬ۙ اَنِّیۡ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ بِاٰیَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ ۙ اَنِّیۡۤ اَخۡلُقُ لَکُمۡ مِّنَ
الطِّیۡنِ کَہَیۡـَٔۃِ الطَّیۡرِ فَاَنۡفُخُ فِیۡہِ فَیَکُوۡنُ طَیۡرًۢا بِاِذۡنِ اللّٰہِ ۚ وَ اُبۡرِیُٔ الۡاَکۡمَہَ وَ الۡاَبۡرَصَ وَ
اُحۡیِ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰہِ ۚ وَ اُنَبِّئُکُمۡ بِمَا تَاۡکُلُوۡنَ وَ مَا تَدَّخِرُوۡنَ ۙ فِیۡ بُیُوۡتِکُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ
ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿ۚ۴۹﴾

اور بنی اسرائیل کی طرف اپنا رسول مقرر کرے گا" (اور جب وہ بحیثیت رسول بنی اسرائیل کے پاس آیا تو اس نے کہا) "میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لے کر آیا ہوں میں تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی صورت میں ایک مجسمہ بناتا ہوں اور اس میں پھونک مارتا ہوں، وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے میں اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہوں اور مُردے کو زندہ کرتا ہوں میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم کیا کھاتے ہو اور کیا اپنے گھروں میں ذخیرہ کرکے رکھتے ہو اس میں تمہارے لیے کافی نشانی ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو

محمد اقبال

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ
الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ
وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ ﴿٤٩﴾

And will make him a messenger unto the Children of Israel, (saying): Lo! I come unto you with a sign from your Lord. Lo! I fashion for you out of clay the likeness of a bird, and I breathe into it and it is a bird, by Allah's leave. I heal him who was born blind, and the leper, and I raise the dead, by Allah's leave. And I announce unto you what ye eat and what ye store up in your houses. Lo! herein verily is a portent for you, if ye are to be believers.

محمد اقبال

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیثیت

- اس سے پہلے یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں تمام توصیفی کلمات کے بعد آخری بات یہ فرمائی : (نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ) نبی ہوں گے صالحین میں سے
- عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا : (وَرَسُوْلاً اِلٰى بَنِىْ اِسْرَآءِيْلَ) یعنی بنی اسرائیل کی طرف رسول بن کر آئیں گے (دونوں کی حیثیتوں میں فرق بتادیا گیا)
- یہاں آپ کے بچپن سے لیکر بلوغت اور پھر نوجوانی کی عمر تک کے تذکرے کو چھوڑ کر اس وقت کا ذکر کیا جارہا ہے جب آپ نے بنی اسرائیل کو بطورِ رسول دعوت پہنچانا شروع کردی
- آپؑ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں
- میں مٹی سے پرندہ بناتا ہوں، اسے اللہ کے نام سے پھونکتا ہوں تو وہ اڑنے لگتا ہے۔ میں پیدائشی اندھوں اور کوڑھیوں کو ہاتھ پھیرتا ہوں تو وہ شفایاب ہوجاتے ہیں۔ میں ان کے سامنے مُردوں کو زندگی دیتا ہوں، میں یہ سب اللہ کے اذن سے کرتا ہوں (ہر معجزے کے ساتھ باذن اللہ کی تکرار)

وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۴۹﴾

عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات آپ کی دعوت کی صداقت پر دلیل

- میں لوگوں کو بتاتا ہوں کہ تم کیا کھاکے آئے ہو اور کیا گھروں میں چھوڑکے آئے ہو؟ لیکن ان سب کی خبر اللہ مجھے وحی کے ذریعے سے دیتا ہے کہ میں اللہ کا نبی اور رسول بن کر تمہارے پاس تمہاری ہدایت کے لیے آیا ہوں
- جو نشانیاں تم میرے ہاتھوں ظہور پذیر ہوتے دیکھ رہے ہو یہ اپنے تئیں کیسی بھی عظیم ہوں، وہ اللہ کی قدرت کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ وہ ان کا اظہار صرف تمہاری ہدایت کی آسانی کے لیے کر رہا ہے۔
- یہ نشانیاں تم کو اس امر کا اطمینان دلانے کے لیے کافی ہیں کہ میں اس خدا کا بھیجا ہوا ہوں جو کائنات کا خالق اور حاکم ذی اقتدار ہے۔ بشر طیکہ تم حق کو ماننے کے لیے تیار ہو، ہٹ دھرم نہ ہو
- ان معجزات میں اکثر کا ذکر انجیل میں بھی موجود ہے لیکن وہاں باذن اللہ کی تصریح غائب ہے تاکہ عیسائیت کے لیے ان غلط عقائد کو پھیلانے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے جنھیں انھوں نے خود اپنے ہاتھوں سے گھڑا ہے۔

وَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوۡرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَـكُمۡ بَعۡضَ الَّذِىۡ حُرِّمَ عَلَيۡكُمۡ وَ جِئۡتُكُمۡ بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ

وَ مُصَدِّقًا لِّمَا - اور تصدیق کرنے والا اس کی جو

بَيۡنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوۡرٰىةِ - میرے سامنے ہے تورات میں سے

وَلِاُحِلَّ لَـكُمۡ - اور تاکہ میں حلال کروں تمہارے لیے

بَعۡضَ الَّذِىۡ - کچھ وہ جو

حُرِّمَ عَلَيۡكُمۡ - حرام کیا گیا تم پر

وَ جِئۡتُكُمۡ بِاٰيَةٍ - اور میں آیا ہوں تمہارے پاس

مِّنۡ رَّبِّكُمۡ - تمہارے رب کی طرف سے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ - پس تقویٰ کرو اللہ کا اور میری اطاعت کرو

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ
عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۟ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝٥٠

اور میں اُس تعلیم و ہدایت کی تصدیق کرنے والا بن کر آیا ہوں جو تورات میں
سے اِس وقت میرے زمانہ میں موجود ہے اور اس لیے آیا ہوں کہ تمہارے
لیے بعض اُن چیزوں کو حلال کر دوں جو تم پر حرام کر دی گئی ہیں دیکھو، میں
تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لے کر آیا ہوں، لہٰذا اللہ سے
ڈرو اور میری اطاعت کرو

"(I have come to you), to attest the Law which was before me. And to make lawful to you part of what was (Before) forbidden to you; I have come to you with a Sign from your Lord. So fear Allah, and obey me.

وَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوۡرٰٮةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمۡ بَعۡضَ الَّذِىۡ حُرِّمَ عَلَيۡكُمۡ وَ جِئۡتُكُمۡ بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت کے دلائل

- آپ نے اس بات کو اپنے رسالت کی دلیل کے طور پہ پیش کیا کہ اگر میں اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا نہ ہوتا بلکہ جھوٹا مدعی ہوتا تو خود ایک مستقل مذہب کی بناڈالتا اور اپنے ان کمالات کے زور پر تمہیں سابق دین سے ہٹا کر اپنے ایجاد کردہ دین کی طرف لانے کی کوشش کرتا۔ لیکن میں تو اسی اصل دین کو مانتا ہوں اور اسی تعلیم کو صحیح قرار دے رہا ہوں جو خدا کی طرف سے اس کے پیغمبر مجھ سے پہلے لائے تھے
- تمہارے جہلاکے توہمات، تمہارے فقیہوں کی قانونی موشگافیوں، تمہارے رہبانیت پسند لوگوں کے تشددات، اور غیر مسلم قوموں کے غلبہ و تسلط کی بدولت تمہارے ہاں اصل شریعت الٰہی پر جن قیود کا اضافہ ہوگیا ہے، میں ان کو منسوخ کروں گا اور تمہارے لیے وہی چیزیں حلال اور وہی حرام قرار دوں گا جنہیں اللہ نے حلال یا حرام کیا ہے
- آپ نے ان کی مجموعی زندگی اللہ کے قانون میں لانے کی بات کی، کہ ہر دین کا یہ حقیقی مزاج ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کی زندگی بذریعہ قانون سازی منظّم کرتا ہے - اللہ کا دین لوگوں کی زندگی کو اللہ کے منہاج کے مطابق گذارنے کا نام ہے
- بنی اسرائیل نے ایمانی عقائد، مراسم عبودیت، اخلاقی قدروں کو دین سے الگ کر دیا اور وہ فقہ بن کے رہ گیا

اضافی مواد

Reference Material

دین میں انحراف (یہود و نصاریٰ سے خطاب کی روشنی میں)

- ہر دین کا اور خاص طور پر الٰہی دین کا ایک مزاج - انسانی زندگی کی تعمیر اور تنظیم بذریعۂ قانون (الٰہی)
- دین کا مزاج صرف تہذیب اخلاق نہیں ہوتا، نہ دین انسان کے تصورات اور اس کے وجدان و شعور کو درست کرنے پر اکتفا کرتا ہے، نہ دین محض چند عبادات کو تجویز کنندہ ہے کہ اس کے پیروکاران مراسمِ عبودیت کے عابد بن کر بیٹھ جائیں
- ایسے جزوی مسائل پر اکتفاء کرنے والا دین، الٰہی دین نہیں ہو سکتا
- دین تو پوری زندگی کا دین ہونا چاہیے، انسان کی پوری زندگی کو سنوارنے اور آسان بنانے والا نہ کہ انسانی زندگی کو مشکل اور دشوار بنانے والا
- بنی اسرائیل کا دین میں بگاڑ- یوں آیا کہ انھوں نے ایمان، ایمانی عقائد، مراسم عبودیت، اور اخلاقی قدروں کو دین سے علیحدہ کر دیا اور دین بس فقہ بن کے رہ گیا (دین کی اصل روح اور اس کا مزاج غائب ہو گیا)
- عیسائیت کا بگاڑ- بنی اسرائیل کے بگاڑ کا عکس ہے انھوں نے شریعت جو انسانی زندگی الٰہی ہدایات کے تحت گذارنے کا ذریعہ ہے اس کو ہی دین سے نکال دیا اور یوں یہ نظام (دین) انسانی زندگی کی رہنمائی سے محروم ہو گیا اور محض چند نظری عقائد (Dogmas) کا تک محدود ہو گیا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اولوالعزم رسولوں میں سے ایک اور بنی اسرائیل میں مبعوث ہونے والے آخری نبی تھے- قرآن میں انہیں عیسیٰؑ ، عیسیٰ ابن مریمؑ ، مسیحؑ -انگریزی میں Jesus ، Jesus of Nazareth ، Jesus Christ ، عبرانی میں Yehoshua اور آرامی عبرانی میں Yeshua کہا جاتا ہے
- پیدائش-آپ کی پیدائش معجزانہ طور پر بغیر باپ کے اللہ تعالیٰ کے کلمہ کُن سے ہوئی
- قرآن میں آپ کا تذکرہ ٦١ مرتبہ آیا ہے، 26 مقامات پر عیسیٰ (علیہ السلام) کے نام سے، 23 مقامات پر ابنِ مریمؑ، 11 جگہوں پر مسیحؑ اور ایک مقام پر عبداللہ کہا گیا ہے
- قرآن نے آپ کو کس طرح پیش کیا؟ قرآن مجید ایک طرف تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت ورفعت کو اجاگر کرتا ہے؛ تاکہ ان کے متعلق یہودیوں کی پھیلائی ہوئی بدگمانیوں کا قلع قمع ہو اور دوسری طرف ان لوگوں کی شدید مذمت کرتا ہے جنھوں نے ان کو خدا یا خدا کا بیٹا قرار دیا، قرآن آپ کی صاف ستھری تعلیمات کا بار بار حوالہ دیتا ہے، جن سے عقیدۂ توحید ورسالت اور آخرت کی بخوبی وضاحت ہوتی ہے
- قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی دعوت و تبلیغ بعینہٖ وہی تھی جو دوسرے تمام انبیاء کرام کی تھی آپ اپنے آپ کو نبی اور آسمانی بادشاہت کے نمائندے کی حیثیت سے پیش کرتے تھے اور اسی حیثیت سے لوگوں کو اپنی اطاعت کی طرف دعوت دیتے تھے اور کبھی کسی الوہیت کا دعوی نہیں کیا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

- اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو کئ معجزات، انعامات اور فضیلتیں عطا فرمائیں، جن میں بغیر باپ کے پیدا ہونا، والدہ کی گود میں ہی کلام کرنا، مُردوں کو زندہ کرنا، مٹی کا پرندہ بنانا اور اس میں پھونک مارنا اور اس کا زندہ ہوا میں اڑنے لگنا، کوڑھ کے لاعلاج مریض کو چھو کر ٹھیک کر دینا، مادر زاد اندھے بینائی لوٹا دینا۔
- آپ علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کی آمد کی تصدیق کی اور اس سلسلے کی خبریں آج بھی انجیل میں موجود ہیں اور قرآن میں بھی " اور یاد کرو عیسی ابن مریم کی وہ بات جو اس نے کہی تھی کہ "اے بنی اسرائیل، میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں تصدیق کرنے والا ہوں اس توراۃ کی جو مجھ سے پہلے آئی ہوئی موجود ہے، اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہو گا – سورہ الصف: ٦"
- آپ علیہ السلام نے نوجوانی کی عمر میں بحیثیت رسول بنی اسرائیل میں دعوت و تبلیغ شروع کی لیکن بنی اسرائیل جو اس وقت کی بڑی ہی نافرمان اور سرکش قوم تھی، آپ کے سخت خلاف ہو گئ اور آپ کو ساحر، جادو گر، ولد الزنا (نعوذ باللہ) اور مرتد قرار دیا اور آپ کی جان کے دشمن ہو گئے، اور صرف ایک قلیل تعداد ہی آپ پر ایمان لائی (اللہ نے آپ کو بنی اسرائیل کے شر سے بچایا اور اپنی قدرتِ کاملہ سے آسمانوں میں زندہ اٹھا لیا)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

- آپؑ کی تعلیمات میں خطبۃ الجبل " پہاڑی کا وعظ " یا "Sermon of the Mount" بہت نمایاں اور مشہور ہوا۔ آپؑ نے گلیل کی جھیل کے کنارے واقع ایک پہاڑی پر یہ خطبہ ارشاد فرمایا جسے بائبل کے مصنفین نے بائبل کا حصہ بنا دیا۔
- یہ خطبہ حکمت سے بھری اخلاقی تعلیمات ہیں جس کا تقابل قرآن سے کیا جائے تو کوئی تعارض نظر نہیں آتا
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حقیقی پیرو آپ کے حواری تھے جو دین کو پھیلانے میں آپ کے مددگار تھے، قرآن میں ان کا تذکرہ توصیفی الفاظ کے ساتھ کئی مقام پر موجود ہے
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اٹھائے جانے کے بعد بہت جلد آپ کے ایک کٹر دشمن (پال) جس نے آپ کو اور آپ کے حواریوں کو سخت تکلیفیں پہنچائیں، آپ کے ایک مخلص پیرو (آپ کی تعلیمات پر ایمان لے آنے کا) بھیس بدل کر اس دین کی شکل بگاڑ کر رکھ دی اور یوں اللہ کے دین کو مکمل طور پر اغوا کر لیا
- اِس شخص (پال) نے آپ کو اللہ کا بیٹا قرار دیا، شریعت اور شریعت کے تقاضوں کو ساقط کر دیا (کہ زندگی گذارنے کے لیے شریعت کی کوئی ضرورت نہیں)، تثلیث کا عقیدہ گھڑا، پیدائشی گناہ کا عقیدہ ایجاد کیا، ایک نئی عبادتگاہ (چرچ/کلیسا) متعارف کروایا، شریعت موسوی کا متبرک دن اتوار سے ہفتے کا دن کر دیا، اور یہ مشہور کیا کہ عیسیٰؑ ۳ دن کے بعد قبر سے نکل کر آسمان پر چڑھ گئے اور اس دن کو ایسٹر قرار دیا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

- اگرچہ بنی اسرائیل نے آپ علیہ السلام کے خلاف مسلسل سازشیں کرکے ریاست کو آپ کے خلاف کرکے اپنے تئیں سولی پہ چڑھا دیا اور عیسائی بھی اسی کے قائل ہیں لیکن یہ قرآن کے بیان کے خلاف ہے :
- وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِن شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُواْ فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلاَّ اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِيناً (157) بَل رَّفَعَهُ اللّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللّهُ عَزِيزاً حَكِيماً سورة النساء 158
- اور انکے اس قول کے باعث کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسی بن مریم کو قتل کردیا حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے قتل کیا اور نہ ہی سولی چڑھایا، بلکہ ان کے ان (عیسیٰ) کا شبیہ بنا دیا گیا یقین جانو کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں اختلاف کرنے والے ان کے بارہ میں شک میں ہیں، انہیں اس کا کوئی یقین اور علم نہیں وہ تو صرف تخمینی باتوں پر عمل کرتے ہیں، اور یہ بات تو یقینی ہے کہ انہوں نے انہیں قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالی نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا ہے اور اللہ تعالی بڑا زبردست اور پوری حکمت والا ہے
- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عنقریب تم میں ابن مریم اتریں گے، جو انصاف کے ساتھ فیصلہ فرمائیں گے، صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کردیں گے، اور اس وقت مال اتنا زیادہ ہوجائے گا کہ اسے کوئی بھی قبول نہ کرے گا (بخاری)

پہاڑی کا وعظ (چند اقتسا بات)

- مبارک ہو تم جب لوگ تمہیں میرے سبب سے لعن طعن کریں اور ستائیں اور طرح طرح کی بری باتیں تمہارے بارے میں ناحق کہیں۔ تم خوش ہونا اور جشن منانا کیونکہ آسمان پر تمہارا اجر بڑا ہے۔ اس لئے کہ لوگوں نے پرانے زمانے کے نبیوں کو اسی طرح ستایا تھا
- مبارک ہیں وہ لوگ جو دل کے غریب ہیں۔ کیونکہ آسمانی بادشاہت ان ہی کے لئے ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ ہے جو غم زدہ ہیں کیونکہ خدا کی طرف سے تسلی ملے گی۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو حلیم ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کے وعدے سے زمین کے وارث ہوں گے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو راستباز بھوکے اور پیاسے ہیں۔ کیونکہ خدا ان کو آسودہ اور خوشحال کرے گا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رحم دل ہیں۔ کیونکہ ان پر رحم کیے جائیں گے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو پاک ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو صلح کراتے ہیں۔
- تم زمین کے نمک ہو لیکن اگر نمک کا مزہ جاتا رہے تو وہ کس چیز سے نمکین کیا جائے گا؟ پھر وہ کسی کام کا نہیں سوا اس کے کہ باہر پھینکا جائے اور آدمیوں کے پاؤں کے نیچے روندا جائے
- چراغ جلا کر پیمانے کے نیچے نہیں بلکہ چراغ دان پر رکھتے ہیں تو اس سے گھر کے سب لوگوں کو روشنی پہنچتی ہے۔ اسی طرح تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تا کہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تمہارے پروردگار کی جو آسمان پر تمجید کریں

پہاڑی کا وعظ (چند اقتسا بات)

- جب تک تمہاری زندگی شریعت کے عالموں اور فریسیوں سے بہتر نہ ہو گی تم آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگے۔ (اس میں یہود کے اہل علم کی بے عملیوں کی طرف اشارہ ہے۔)
- جو کوئی اپنے بھائی کو گالی دیتا ہے وہ عدالت عالیہ میں (خدا کے سامنے) جوابدہ ہو گا۔
- تم سن چکے ہو کہ زنا نہ کرنا، لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی کسی عورت پر بری نظر ڈالتا ہے وہ اپنے دل میں پہلے ہی اس کے ساتھ زنا کر چکا ہوتا ہے۔
- اپنے مذہبی فرائض محض لوگوں کو دکھانے کے لئے نہ کرو کیونکہ تمہارا آسمانی باپ اس پر تمہیں اجر نہ دیگا
- جب تم خیرات تو ڈھنڈورا پٹوا کر نہ دو۔ جب تم روزہ رکھو تو ریا کاروں کی طرح اپنا منہ اداس نہ بناؤ۔ ریاکاروں کی طرح عبادت خانوں اور بازاروں کے موڑ پر کھڑے ہو کر دعامت کرو۔ دعا میں رٹے رٹائے جملے نہ دوھراؤ۔
- اگر تم لوگوں کے قصور معاف نہ کروگے تو تمہارا خدا بھی تمہارے قصور معاف نہ کرے گا۔
- اپنے لئے زمین پر مال و زر جمع نہ کرو جہاں کیڑا اور زنگ لگ جاتا ہے اور چور نقب لگا کر چرا لیتے ہیں بلکہ اپنے لئے آسمان پر خزانہ جمع کرو جہاں کیڑا اور زنگ نہیں لگتا اور نہ چور نقب لگا کر چراتے ہیں۔ کیونکہ جہاں تمہارا مال ہوگا وہیں تمہارا دل ہو گا۔

پہاڑی کا وعظ (چند اقتسابات)

- اور جب تم روزہ رکھو تو منافقین کی طرح اپنی صورت اداس نہ بناؤ کیونکہ وہ اپنا منہ بگاڑتے ہیں تاکہ لوگ ان کو روزہ دار جانیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے، بلکہ جب تم روزہ رکھو تو اپنے سر میں تیل ڈالو اور منہ دھو۔، تاکہ آدمی نہیں بلکہ تمہارا پروردگار جو پوشیدگی میں ہے تمہیں روزہ دار جانے۔
- پاک چیز کتوں کو نہ دو اور اپنے موتی سوروں کے آگے نہ ڈالو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ انہیں پاؤں سے روند کر پلٹیں اور تمہیں پھاڑ ڈالیں۔ (یعنی اچھی چیز کم ظرف لوگوں کو نہ دو ورنہ وہ تمہی کو نقصان پہنچائیں گے)
- عیب جوئی نہ کرو کہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے۔ کیونکہ جس طرح تم عیب جوئی کرتے ہو اسی طرح تمہاری بھی عیب جوئی کی جائے گی اور جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اسی سے تمہارے واسطے ناپا جائے گا
- تم کیوں اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو دیکھتے ہو اور اپنی آنکھ کے شہتیر پر غور نہیں کرتے ؟ اور جب تمہاری ہی آنکھ میں شہتیر ہے تو تم اپنے بھائی سے کیوں کر کہہ سکتے ہو کہ لاؤ تمہاری آنکھ سے تنکا نکال دوں
- جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیئے ہیں۔

نبی اور رسول کا فرق

نبی

- نبوت "نبا" سے ماخوذ ہے خبر دینا
- نبی اللہ کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے، وحی کا حامل
- دعوت عام کا حکم ضروری نہیں (اگرچہ بالعموم انبیاء نے دعوت و تبلیغ کا کام ہے)
- اس لحاظ سے ہر نبی رسول نہیں ہوتا
- نبی صاحبِ کتاب نہیں ہوتا
- نبی کی حیثیت ایک داعی کی سی، بعض اوقات قوم کی مخالفت کی بنا پر ان کا قتل بھی ہو جاتا ہے (جیسے یحییٰؑ)
- انبیاء ایسے لوگوں کی طرف بھیجے گئے جو پہلے کسی رسول کی شریعت پر ایمان رکھتے تھے (تجدید ایمان)
- یعقوبؑ، یوسفؑ، سلیمان، داؤدؑ، زکریاؑ، یحییٰؑ

رسول

- رسالت کا معنی پیغام پہنچانا
- رسول بھی اللہ کی طرف سے مبعوث، وحی کا حامل
- لازماً دعوت و تبلیغ کا حکم ہوتا ہے (اللہ کے طرف سے خصوصی مشن پر)
- لیکن ہر رسول نبی بھی (یہ نبی سے اوپر کا درجہ)
- رسول صاحبِ کتاب ہوتا ہے
- رسول براہ راست اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا (کوئی رسول قتل نہیں ہوا)
- رسول ان لوگوں کی طرف بھیجے گئے جو مشرک اور کافر تھے اور جھٹلانے والے تھے
- نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ، محمدؐ الرسول اللہ